س 2۔ درج ذیل نظم وغزل کے اشعار کی تشریح کیجیے۔

1۔ اسی نے ایک حرف کن سے پیدا کر دیا عالم
کشاکش کی صدائے باؤ ہو سے بھر دیا عالم

2۔ وہ عالم کا امداد گار آ گیا ہے
امین آ گیا غم گسار آ گیا ہے

3۔ گرمی کارزار جنگ کی، کیونکر کروں بیاں
ڈر ہے کہ مثل شمع نہ جلنے لگے زباں

4۔ جھٹ پٹے کا نرم رو دریا، شفق کا اضطراب
کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروب آفتاب

5۔ مہکی مہکی روشن روشن پیاری پیاری نیاری
رنگ برنگ پھولوں سے اک سجی پھلواری

6۔ نیا پر آج کے چرچے نے گل کھلایا ہے
کہ سہرا باندھ کے اک اونٹ بلبلایا ہے

7۔ یوں تو میرے شہر میں کئی سڑکیں ہیں لازوال
لیکن ایک ایسی سڑک بھی ہے نہیں جس کی مثال

8۔ مصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے
تیری آرزو رہنما ہو گئی ہے

9۔ آدمی آدمی سے ملتا ہے
دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

10۔ سر میں سودا بھی نہیں، دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترک محبت کا بھروسا بھی نہیں

11۔ ترے رتبہ دان محبت کی حالت
تیرے شوق میں کیا سے کیا ہو گئی ہے

12۔ یہ فخر تو حاصل ہے، برے ہیں کہ بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی تیرے ساتھ چلے ہیں

13۔ سلسلہ، فتنہ قیامت کا
تیری خوش قمتی سے ملتا ہے

14۔ میں درماندہ اس بارگاہ عطا کا
گنہ گار ہوں، اک خطا ہو گئی ہے

15۔ میاں شر کو مبارک یہ رشتہ شادی
اسی کو کہتے ہیں اردو میں قید آزادی

16۔ تھے کتنے ستارے کہ سر شام ہی ڈوبے
ہنگام سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

17۔ نمانے کو اب اپنی منزل مبارک
کہ اک خضر صدرہ گزار آ گیا ہے

18۔ پانی تھا آگ، گرمی روز حساب تھی
ماہی جو سیخ موج تک آئی، کباب تھی

19۔ جھیل گئے دُکھ جھیلنے والے، اب ہے کام ہمارا
ایک رہیں گے ایک رہے گا ایک ہے نام ہمارا

س 3۔ درج ذیل پیراگراف کی تشریح کریں۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کریں۔

1۔ عالم کی موت عالم کی موت ہوتی ہے۔ ابھی ہم کو اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب کے رخصت ہو جانے سے ہمارا کتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ اب ان کی عدم موجودگی رہ رہ کر ہمیں ان کی یاد دلائے گی اور وقت کے ساتھ ان کی جدائی کا گھاؤ بڑھتا چلا جائے گا۔ مرزا صاحب بہت ہی خا،وش کام کرنے والوں میں سے تھے، یعنی اتنے خاموش کہ خود ان کے زمانے کے اکثر لوگ بھی ان کے علمی اور ادبی کارناموں سے واقف نہیں ہوئے دراصل خود مرزا صاحب شہرت سے گھبراتے تھے اور پبلک فارم پر آنا پسند نہیں کرتے تھے۔

2۔ اس کی کارسازی کے قربان، صدقے مشکل کشا کے، عقل نے ایسا کام دیا اور پہلے ہی جوڑے میں واہ واہ ہو گئی۔ شہزادی کا چہرہ بھی خوشی کے مارے پھول کی طرح کھل گیا۔ اب کیا تھا کہ میرے ہاتھ پاؤں میں گھوڑے لگ گئے۔ دونوں کا کام گھڑیوں میں ہونے لگا۔ کہانی بہت لمبی ہے، کہاں تک کہوں جس کام کی آدمی دھن باندھ لے، وہ ہو ہی جاتا ہے۔ آخر سارے جوڑے سل بھی گئے اور ٹک بھی گئے۔ کتنے دن لگے؟ یہ کون کہہ سکتا تھا۔

3۔ اس رجحان نے تخلیقی سطح پر نئی سمت کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے یہ نتیجہ نکالنا بے موقع نہ ہوگا کہ عید کا تصور مسلمانوں کے ہاں محض تہوار منانے اور اچھل کود کو کلچر بنانے پر منحصر نہیں بلکہ اس خوشی کا رشتہ ہماری اقدار میں بہت دور تک جاتا ہے، جس سے عید کے ابرے میں اردو شعرا کی تخلیقات کو ایک سمت ہی نہیں ملتی بلکہ ان کا تعلق ہمارے داخلی رویوں کے ساتھ اتنا گہرا ہے کہ ہماری شعری روایت میں یہ عمل صرف یک طرفہ منظر کشی تک جا کر ختم نہیں ہوتا۔

4۔ فقیر تو یہ کہتا ہوا اور جن پر ان کے قصے کا اثر ہوا، ان کی خیرات لیتا ہوا آگے بڑھ گیا، لیکن میرے دل میں چند خیالات پیدا ہوئے اور میں نے اپنی حالت کا مقابلہ اس سے کیا اور مجھے خود تعجب ہوا کہ اکثر امور میں، میں نے اس کو اپنے اے اچھا پایا۔ یہ صحیح ہے کہ میں کام کرتا ہوں اور وہ مفت خوری سے دن گزارتا ہے۔ نیز یہ کہ میں نے تعلیم پائی ہے، وہ جاہل ہے۔ میں ایک اچھے لباس میں رہتا ہوں وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنتا ہے۔ بس، یہاں تک میں اس سے بہتر ہوں۔ آگے بڑھ کر اس کی حالت مجھ سے بدرجہا اچھی ہے۔ اس کی صحت پر مجھے رشک کرنا چاہیے۔

5۔ کھانسی کھوں کھوں وہ چونکی، کمبل کی گٹھڑی کھلی اور ایک جھریوں کا مارا بگلے کے پر جیسے سفید بالوں کا چہرہ اس کے سامنے تھا۔ وہ اپنی ڈھیلی ڈھالی فراک، ترشے ہوئے بالا اور ٹرنک پر رکھے ہوئے ہیٹ سے کوئی عیسائی بڑھیا معلوم ہوری تھی۔ لڑکی نے ایک سخت تنقیدی نگاہ اس سوکھی مونڈی بڑھیا پر ڈالی اور پھر دل ہی دل میں اس خشک ساتھ پر افسوس کرنے لگی۔ کاش اس پھوکر کے پانی کی طرح ساکت بڑھیا کے بجائے کوئی سمندر کی سی چین نوجوان لڑکی یہاں ہوتی، جو اس کے ریشمی سیاہ برقعے دہکتے ہوئے چہرے کو رشک سے دیکھتی۔

6۔ لیکن خواجہ صاحب کے اصرار پر وہ میرے ساتھ ایک آدھ روز کے لئے جھنگ چلنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ جب وہ میرے ساتھ کار میں بیٹھ جاتا ہے تو غالباً اس کے دل میں سب سے بڑا وہم یہ ہے کہ شاید میں بھی بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح علامہ اقبالؒ کی باتیں پوچھ پوچھ کر اس کا سر کھپاؤں گا لیکن میں نے بھی عزم کر رکھا ہے کہ میں خود علی بخش سے حضرت علامہ کے بارے میں کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اگر واقعی وہ علی بخش کی زندگی ایک جزو ہیں، تو یہ جوہر خود بخود عشق اور مشک کی طرح ظاہر ہو کر رہے گا۔

س 4۔ کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے۔

1۔ مرزا محمد سعید

2۔ پرستان کی شہزادی

3۔ اردو ادب میں عید الفطر

4۔ مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

5۔ ملمع

6۔ چغل خور

7۔ نام دیو مالی

8۔ علی خش

9۔ استنبول

10۔ خطوط غالب

11۔ خطوط رشید احمد صدیقی

س 5۔ درج ذیل کے عنوانات پر مضمون لکھئے۔

1۔ آب زم زم 2۔ قائد اعظم 3۔ عیدین 4۔ عیادت مریض 5۔ تعلیم نسواں 6۔ حب وطن 7۔ وقت کی پابندی 8۔ رواداری 9۔ صفائی کے فائدے 10۔ بہترین دوست 11۔ کمپیوٹر 12۔ سیلاب کی تباہ کاریاں 13۔ چاندنی رات 14۔ شہری اور دیہاتی زندگی 15۔ علم کے فائدے 16۔ ایک تاریخی مقام کی سیر 17۔ موسم بہار 18۔ سائنس کے کرشمے 19۔ ماحولیاتی آلودگی 20۔ جلسہ تقسیم انعامات

س 6۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور آخر میں دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

1۔ مادر ملت فاطمہ جناح مرحوم پاکستان کی بانی نہیں تو قائد اعظم کی دست راست اور جاں نثار بہن ہونے کے ساتھ ساتھ جنگ آزادی کے ہراول دستے میں خواتین کی رہنما تھیں۔ بلند کردار، جفاکش، بہن گھر کی چار دیواری میں عظیم بھائی کی محافظ و نگہبان ذہنی سکون اور کار سیاست اور قیادت میں معاون، میدان عمل میں مسلم خواتین کے لیے نشان عزم و استقلال جہاد حریت کے ہر مرحلے میں انہیں بھائی کا آئینہ دیکھا گیا۔ وہی ہمت و جرأت، وہی خلوص و جفاکش، ملت پر قربان اور اصولوں پر ثابت قدمی۔ لوگ ان سے محبت بھی کرتے تھے اور ان کے ادب و احترام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیتے تھے۔

سوالات:

(i)۔ مادر ملت فاطمہ جناح کون تھیں؟

(ii)۔ دست رات اور ہراول دستے سے کیا مرا ہے؟

(iii)۔ ان کے کردار میں کیا خوبیاں تھیں؟

(iv)۔ لوگ ان کا احترام کیوں کرتے تھے؟

(v)۔ عبارت کا موزوں عنوان تحریر کریں۔

2۔ مختلف انسان مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ زبانوں کو ان کے ماہروں نے مختلف خاندانوں پر تقسیم کر رکھا ہے اور ان میں دو خاندان بہت مشہور ہیں۔ ایک سامی اور دوسرا آرریائی۔ سامی خاندان میں عربی اور عبرانی وغیرہ شامل ہیں۔ بلکہ یونانی، اطالوی، جرمن، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں کا شمار بھی اسی خاندان میں ہوتا ہے۔ دراصل آریائی خاندان زبانوں کا بہت بڑا خاندان ہے اور اسی سلسلے کا کوئی دوسرا خاندان اس کی وسعت کی برابری نہیں کر سکتا۔ زبانوں کے آریائی خاندان کی شعاعیں پاکستان، ہندوستان، ایران، انگلستان اور یورپ کے مختلف ممالک تک پھیلی ہوئی ہیں۔

سوالات:

(i)۔ زبانوں کے دو مشہور خاندان کون کون سے ہیں؟

(ii)۔ عربی اور انگریزی زبانوں کے کس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں؟

(iii)۔ آریائی خاندان کی جن زبانوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کے نام لکھئے؟

(iv)۔ دنیا کے کون کون سے ممالک ایسے ہیں جہاں آریائی خاندان کی زبانیں بولی جاتیں ہیں؟

(v)۔ ہماری قومی زبان کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے؟

3۔ اسلام نے لفظ قوم کے معنی بدل دیئے ہیں۔ اسلام سے پہلے کے تمام قومی سلسلے، تمالم قومی رشتے نسل یا علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول کے تحت ایک نیا روحانی بلکہ خدائی قومی رشتہ قائم کر دیا۔ اسلام کسی سے نہیں پوچھتا کہ وہ ترک ہے یا تاجیک۔ وہ افریقہ کا رہنے والا ہے یا عرب کا، وہ چین کا باشندہ ہے یا ماچین کا، پاکستان میں پیدا ہوا ہے یا ہندوستان میں، وہ کالے رنگ کا ہے یا گورے رنگ کا، بلکہ جس کسی نے اللہ کی توحید اور محمد سول ﷺ کی رسالت کو مان لیا وہ ایک رشتے میں بندھ گیا۔ جس سے اچھا اور پیارا رشتہ کوئی اور نہیں ہے۔

سوالات:

(i)۔ اسلام نے لفظ قوم کو کتنی وسعت دی ہے؟

(ii)۔ کیا سلام میں نسل اور علاقے کا امتیاز جائز ہے؟

(iii)۔ کیا اسلام میں ترکی کے مسلمان چین کے مسلمان اور پاکستان کے مسلمان کے درمیان امتیاز قائم ہوگا؟

(iv)۔ کیا گورے مسلمان کو کالے مسلمان پر کوئی فوقیت حاصل ہے؟

(v)۔ اس عبارت کا عنوان لکھئے؟

4۔ سکون کے وقت سمندر کا دیدار آنکھوں کو فرحت بخشنے والی چیز ہے۔ تختہ جہاز پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو لہروں کا ایک لاتعداد سلسلہ نظر آتا ہے، جو ہوا کے نرم نرم جھونکوں کے اثر سے سمندر پر قریب قریب ہر وقت آتے رہنے سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہی ہیں۔ صبح کے وقت جب آفتاب نکلتا ہے تو اور اچھلتی ہوئی لہروں کی سفید جھاگ پر اس کی کرنیں پڑتی ہیں تو قوس قزح کے سارے رنگ دفعتہً شفاف پانی کے تختوں پر چمک جاتے ہیں۔ دور افق کے قریب تو سنہری روپہلی فرش بچھا ہوا نظر آتا ہے۔ گویا شاہ خاور کے خیر مقدم کے لئے سامان ہو رہا ہے۔

سوالات:

(i)۔ سکون کے وقت سمندر کا نظارہ کیسا ہوتا ہے؟

(ii)۔ تختہ جہاز سے سمندر کیسا نظر آتا ہے؟

(iii)۔ صبح کے وقت سمندر کا منظر کیسا ہوتا ہے؟

(iv)۔ دور افق کے قریب کیا نظر آتا ہے؟